تھا، اس نے ایک سال بعد سامعین کا ایک کلب منظم کرنے کے لیے از خود رابطہ قائم کیا- اور نوجوان ابھی تک پروگرام سن رہا ہے-"

فجی

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں کی تیار کردہ فلم پر پابندی

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسلمانوں کی تیار کردہ فلم Crucifixion or Cruci - fiction (تصلیب - حقیقت یا افسانہ؟)، جو غالباً احمد دیدات کی ایک تقریر ہے، جب سوا مسلم کالج کے طلبہ و طالبات کو دکھائی گئی تو اختلاف کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا- آخر فجی کے ایک سردار کی شکایت پر جو مسلم کالج کے ایک طالب علم کا والد ہے، وزارت تعلیم کے حکام نے فلم پر پابندی عائد کر دی ہے-

راتو کیلپی لیسیا نوی کے خیال میں فلم "عیسائیت کی کھلی مذمت" ہے- فجی کے میتھوڈسٹ چرچ نے خصوصی اجلاس بلانے کے بعد اس شکایت کی حمایت کی اور فلم پر پابندی لگوانے کے لیے ملک کے کئی حصوں میں احتجاجی جلوس نکالے کیوں کہ یہ فلم "مسیح کی کھلے بندوں توہین" تھی-

تاہم فجی کے مسلم رہنماؤں کو اس سے اتفاق نہیں- اُنھوں نے کہا ہے کہ فلم کا مقصد حضرت عیسیٰ کو بدنام کرنا یا اُن کی توہین کرنا نہ تھا- اُنھوں نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام میں حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر کی حیثیت سے عزت و احترام حاصل ہے- ذرائع ابلاغ کو جاری کیے گئے ایک بیان میں فجی مسلم لیگ نے کہا ہے کہ "اگر کوئی مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو بدنام کرنے کے بارے میں سوچے بھی" تو وہ نہایت سنگین گناہ کا مرتکب ہوگا- (منقولہ از ماہنامہ "فوکس" لیسٹر)

ملائیشیا

ملائیشیا کی "کرسچن فیڈریشن" کی طرف سے قانونِ حصولِ اراضی پر نکتہ چینی

ملائیشیا کی کرسچن فیڈریشن نے حصولِ اراضی کے قانون میں ترمیم پر نکتہ چینی کی ہے جس کے تحت حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عوام کے مفاد میں کسی بھی اراضی کو کسی بھی مقصد کے لیے حاصل کر سکتی ہے-

اپنے ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء کے ایک بیان میں کرسچن فیڈریشن نے کہا کہ اس ترمیم سے آئین میں دیے گئے انفرادی حقِ ملکیت پر زد پڑے گی- ترمیم میں کہا گیا ہے کہ کسی فرد یا کارپوریشن کے زیر استعمال اراضی کو حکومت ایسے مقصد کے لیے حاصل کر سکتی ہے جو "بحیثیت مجموعی عوام یا عوام

کے کسی طبقے کے مفاد میں ہو" اور ریاست کی رائے میں یہ اقدام "ملائیشیا کی اقتصادی ترقی کے لیے نفع بخش ہو...."

کرسچن فیڈریشن نے لوگوں کو یاد دلایا کہ فرد کا حقِ جائیداد اور ریاست کا عوامی مقاصد کے لیے حصولِ اراضی کا حق "قانونِ حصول اراضی مجریہ ۱۹۶۰ء" اور وفاقی دستور میں پہلے سے طے شدہ ہے۔

قانون میں حالیہ ترمیم ۳۰ جولائی کو ۲۵ کے مقابلے میں ۹۹ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کی گئی۔ اس میں ایک اضافی شق ایسی ہے جس کے تحت حکومت کی طرف سے ماضی میں حاصل کردہ تمام اراضی کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے۔

وزیر برائے امور اراضی و امداد باہمی سکران ڈنڈا ئے نے ارکانِ پارلیمنٹ کو یقین دلایا کہ مالکانِ زمین اگر حکومت کے ادا کردہ معاوضے سے مطمئن نہ ہوں تو اس کے ازالے کے لیے انہیں عدالت سے رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترمیم حکومت کی نج کاری کی پالیسی اور اقتصادی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کی مہم سے مطابقت رکھتی ہے۔

تاہم کرسچن فیڈریشن کے نقطۂ نظر سے ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ "ریاست کی رائے کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔" اور اس بات کا امکان کم ہی ہے کہ عدالتیں اس سوال کا کوئی فیصلہ کرسکیں گی کہ آیا کسی اراضی کا حصول "ملائیشیا کی اقتصادی ترقی کے لیے سودمند" ہے یا نہیں۔

"اس مسئلے پر ریاست کا اپنا اطمینان ایک ایسی چیز ہے جس کا جائزہ عدالتی عمل کے ذریعے سے نہیں لیا جاسکتا۔ چنانچہ عدالتیں قانون کے ممکنہ غلط استعمال کی ٹھوس نگرانی سے قاصر ہی رہیں گی۔"

کرسچن فیڈریشن نے کہا کہ ترمیم میں عوامی مفاد کا ذکر کیے بغیر "عوام کے کسی طبقے" کا حوالہ آئین کی دفعہ ۸ سے متصادم ہوگا۔ اور اس سے امتیازی ترجیحات کا راستہ کھل جائے گا۔ اقتصادی ترقی ان دیگر سماجی مقاصد کی قیمت پر نہیں ہونی چاہیے جو اگرچہ زیادہ اہم نہ بھی ہوں لیکن اقتصادی ترقی جتنے اہم ضرور ہیں۔

ترمیم شدہ ایکٹ کے مطابق "زمین میں بعد ازاں کسی قسم کا تصرف، استعمال یا اس کا کوئی بندوبست" اس کے حصول کی قانونی حیثیت کو غیر مؤثر نہیں کرے گا۔ اس شق سے اختیارات کے ناجائز استعمال کی راہیں کھل جائیں گی۔ اس سے ایک جائز عوامی مقصد کے لیے حاصل کردہ زمین کسی فرد یا گروہ کو کسی بھی مقصد کے لیے منتقل کی جاسکے گی۔

کرسچن فیڈریشن کا قیام ۱۹۸۶ء میں عمل میں آیا اور اس کا مقصد ملائیشیا میں عیسائی چرچوں کے مشترکہ مفادات کی حفاظت کرنا ہے۔ اس کے ارکان میں کیتھولک چرچ، ورلڈ کونسل آف چرچز سے وابستہ پروٹسٹنٹ چرچ اور ایونجیکل چرچ شامل ہیں۔